

☆ — شاہد تسنیم ایم اے

# اسرائیل کے قیام میں قادیانیوں کا حصہ



برطانوی سامراج کے خود کاشتہ پودے قادیانیت نے اسرائیل کی تعمیر و تشکیل میں جو حصہ لیا یہ تاریخ کا ایک اہم باب ہے۔ قادیانی تحریک عین اس زمانے میں شروع ہوئی جبکہ صیہونی تحریک کا آغاز ہوا۔ صیہونی تحریک انیسویں صدی کے اوائل میں جاری تھی ۱۸۷۰ء میں اس نے برگ و بار پیدا کئے اور ۱۸۹۵ء میں ایک یہودی صحافی تھیوڈر ہرزل نے علیحدہ یہودی سٹیٹ کا خاکہ پیش کیا۔ ہرزل نے بسیل (سوئٹزرلینڈ) میں یہودیوں کی ایک عالمی کانفرنس بلائی اور یہودی سٹیٹ کے لئے باقاعدہ پروگرام مرتب کیا۔

یہودیوں نے سامراجی طاقتوں سے گٹھ جوڑ کر کے دنیا کے ان تمام ممالک میں صیہونی تحریک کی داغ بیل ڈالی جو برطانوی نوآبادیات تھیں، ہندوستان میں اس تحریک نے قادیانیت کے رُوپ میں جلوہ نمائی کی۔ مصر کے مشہور علمائے کرام عباس محمود العقائد، الشیخ محمد ابوزہرہ، الشیخ محب الدین الخطیب اور الشیخ محمد المدنی نے قادیانیت کے اسلام دشمن بن الاقامی کردار پر طویل تحقیق کے بعد پردہ اٹھایا ہے۔ قادیانیوں کی سامراج نوازی جاسوسی اور استعمار پسندی کے سیاہ کارناموں نے اس تحریک کے حقیقی خدو خال کی وضاحت کر دی ہے۔ قادیانیت کے دو بڑے بڑے رخ ہیں ایک سیاسی اور دوسرا دینی، سیاسی

سلط پر قادیانیت استعمار کی ایک ذیلی تنظیم ہے اور دینی طور پر یہ جدید یہودیت ہے۔ مراکش کے مشہور ریسرچ سکاڈاکٹر عبد الکریم غلاب نے یہودی سازشوں پر تحقیق کرتے ہوئے لکھا ہے :-

”قادیانیوں کے عقائد اٹھارویں صدی کے ان یہودی مستشرقین کی سپید ادوار میں جنہوں میں جنہوں نے جہاد کو حرام قرار دینے کے لئے ایٹری چرٹی کا زور لگایا“ لے علامہ اقبال جسنے بھی قادیانیت کے بارے میں لکھا تھا :-

”میرے نزدیک بہانیت، قادیانیت سے کہیں زیادہ مخلص ہے کیونکہ وہ کھلے طور پر اسلام سے باغی ہے جب کہ مؤرخ الذکر اسلام کی چند اہم صورتوں کو ظاہری طور پر قائم رکھتی ہے لیکن باطنی طور پر اسلام کی روح اور مقاصد کے لئے ہلک ہے اس کا حاسد خدا کا تصور کہ جس کے پاس دشمنوں کے لئے لاتعداد زلزلے اور بیماریاں ہوں اس کا نبی کے متعلق نجومی کا تخیل اور روح مسیح کے تسلسل کا عقیدہ وغیرہ یہ تمام چیزیں اپنے اندر یہودیت کے اتنے عناصر رکھتی ہیں کہ گویا یہ تحریک ہی یہودیت کی طرف رجوع ہے“ لے

مرزا غلام احمد نے ہندوستان میں برطانوی صیہونیت پسندوں کی تحریک انیگلو اسرائیلزم کو کامیاب بنانے میں مدد دی۔ آپ نے عیسیٰ ابن مریم کی آمد ثانی کے اسلامی نظریے کی جگہ شیل مسیح اور ایک ایسے موعود مسیح کا تصور پیش کیا جو یہودیت کا خاصہ رہا ہے۔ تاریخ میں ہیں ایسے بہت سے یہودی کاہن ملتے ہیں جنہوں نے مسیح کا روپ وہا کر اسلام کے خلاف تحریکیں چلائیں اور مسلمانوں کی سلطنتوں کو پارہ پارہ کرنے میں حصہ لیا، انیگلو اسرائیلزم صیہونیوں کی ایک ایسی ہی عالمی تحریک تھی لے انیگلو اسرائیلیوں نے یہودی قوم پرستی کی تحریک کو مسیح موعود کا روپ

لے چنان لاہور، افریقی ۱۹۷۰ء

لے حرف اقبال مولفہ لطیف احمد شیردانی ص ۱۱

لے برٹش انسائیکلو پیڈیا، زیر لفظ برٹش اسرائیلزم

دھار کر آگے بڑھایا ان کا دعویٰ تھا کہ اسرائیل کے دس قبائل ۷۱ء ق میں اور دیگر قبائل ۵۸۶ء ق میں جلا وطن ہوئے اور دنیا کی بیشتر اقوام ان کی نسل سے ہیں لہٰذا یہودی معضلوں نے بنی اسرائیلی نظریے کی بڑھ چڑھ کر تشہیر کی اور یہودی جلا وطنی اور منظریت کا ڈھنڈورا پیٹ کر اسرائیل کے قیام کے پروگرام کو تقویت پہنچائی۔

ہندوستان میں اس سیاسی پروپیگنڈے کو مرزا غلام احمد قادیانی نے ہوا دی۔ آپ نے بڑی فن کاری سے قبر مسیح کا مفروضہ گھڑا۔ اس سے آپ نے دوسرا کام لیا ایک تو اسے اپنے دعویٰ مسیحیت موعودہ کے لئے خام مواد کے طور پر استعمال کیا، دوسرے صہونی پروپیگنڈے کو ہوا دی، قادیانیوں نے قبر مسیح کے ثبوت کے لئے اس پہلو کو خوب اُجاگر کیا، اس پر مستقل کتابیں تصنیف کی گئیں اور عالمی سطح پر اس کی تشہیر کرائی گئی۔ رسالہ ریویو آف ریلیجنز نے اس سلسلے میں خوب کام کیا۔

اسرائیل کے قیام میں قادیانیت نے دوسری خدمت یہ انجام دی کہ امریکہ کے صہونیت نواز مذہبی الیاس ثانی کے امریکہ کے علاقہ سنی گن میں یہودی شہر صہون کے منصوبے کے خلاف پروپیگنڈا کر کے امریکہ میں صہونی شہر کی جگہ فلسطین میں اس کے قیام میں مدد دی۔ لہٰذا

مرزا قادیانی نے اپنے تمام عرصہ ماموریت میں کبھی بھی یہودیت کے خلاف اس طرح محاذ قائم نہیں کیا جس طرح بزرگ خود کسر صلیب کرتے رہے۔ ان کی پالیسی کا اصل رخ یہ تھا کہ اسلام حقیقی مخالف قوت عیسائیت کو قرار دیا جائے اور مسلمان اپنی تمام تر توجہ اسی طرح مبذول رکھیں اور یہودیت اور اسلام دشمن تحریک صہونیت کی طرف توجہ مبذول نہ کریں، دوسری بات یہ تھی کہ مرزا قادیانی نے عیسائیت کو خوب جھاڑا لیکن انگریز کے خلاف ایک لفظ تک نہ کہا، ایک گھٹیا درجہ کے انگریز کی مرزا صاحب کی نظر

لہٰذا انسائیکلو پیڈیا آف ریلیجن اینڈ ایٹھکس، زیر لفظ انیگلو اسرائیلزم

میں بڑی عزت تھی لیکن حضرت عیسیٰ کے لئے انھوں نے جو زبان اختیار کی ہے وہ سب پر عیاں ہے۔

مرزا قادیانی کے مرنے کے بعد حکیم نور الدین نے مرزا صاحب کی پالیسی کو آگے بڑھایا اور برطانوی سامراج کی خیر خواہی کا حق ادا کر دیا، ان کے بعد قادیانی خلافت کی باگ ڈور مرزا محمود نے سنبھال لی، آپ کے آمرانہ دور میں اسرائیل کے قیام میں بڑی خدمت انجام دی گئی۔ آپ نے بین الاقوامی سطح پر سامراج کی بے پناہ اعانت کی، تخت خلافت سنبھالنے کے بعد آپ نے اسلامی ممالک کے لئے ایک عربی ٹریکٹ تصنیف کیا جس میں مرزا صاحب قادیانی کے الہام ”رومی سلطنت بیرونی دشمنوں سے مغلوب ہو جائیگی مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے پھر غلبہ پائے گی“ کی تشریح میں ترک کی سلطنت کی تباہی اور برطانوی سامراج کی کامیابی کا وسیع پیمانے پر پروپیگنڈا کیا، یہ وہ زمانہ تھا جب یہودیوں نے سامراجی طاقتوں سے مکمل گھٹھ جوڑ کر لیا تھا۔ سامراج نہر سوئیز پر اس کی اقتصادی اہمیت کے پیش نظر قبضہ کرنے پر تلا ہوا تھا، دوسرے تیل کی بہتات والے علاقوں پر قبضہ سے سامراج کو معاشی فائدے حاصل ہوتے تھے۔ سامراج کا مقصد اسرائیل کو ایک فوجی اڈے کے طور پر استعمال کرنا تھا اور اس کے لئے ضروری تھا کہ ترک کی سلطنت کا شیرازہ بکھیرا جائے ۱۵ اس سامراجی منصوبے کی تکمیل میں قادیانیوں نے صیہونی یہود کا بھرپور ساتھ دیا۔

بالفور ڈیکلریشن کے بعد قادیانیوں نے صیہونیوں کی زبردست مدد کی، انگلستان میں قادیانی

مبلغ لکھتا ہے :-

”بیت المقدس کے داخلہ پر اس ملک (انگلستان) میں بڑی خوشیاں منائی جا رہی ہیں میں نے یہاں کے اخبار میں اس پر ایک آرٹیکل دیا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے

۱۵ تاریخ احمدیت جلد پنجم

کہ یہ وعدہ کی زمین ہے جو یہود کو عطا کی گئی تھی مگر نبیوں کے انکار اور بالآخر مسیح کی عداوت نے ہمیشہ کے واسطے وہاں کی حکومت سے محروم کر دیا۔ . . . .  
بیت المقدس کے متعلق جو میل مضمون یہاں کے اخبار میں شائع ہوا ہے اس کا ذکر میں اُمید کر چکا ہوں اس کے متعلق مذہبِ اعظم برطانیہ کی طرف سے ان کے سکریٹری نے شکریہ کا خط لکھا ہے فرماتے ہیں کہ مسٹر لائڈ جارج اس مضمون کی بہت قدر کرتے ہیں۔ ۱۷

۱۹۲۲ء میں لندن میں ایک مذہبی کانفرنس ویمبلے کانفرنس منعقد ہوئی۔ اس کانفرنس میں مرزا محمود نے شمولیت کے لئے رتیاری شروع کی اہل مقصد یہ تھا کہ عرب ممالک میں قادیانیت کے مستقبل کے کردار کا جائزہ لیا جائے۔ دمشق میں قیام کے دوران آپ سے سوال کیا گیا۔ سوال۔ الخلافۃ الاسلام کی نسبت آپ کی کیا رائے ہے؟

جواب: میں کسی کو خلافت کا مستحق نہیں سمجھتا وہ خلیفہ اسلامی جس کی اتباع تمام ترک اور اور مغربی دنیا پر فرض ہے وہ میں ہوں ۱۸

قادیانیوں نے عرب ممالک خصوصاً ترکی کے خلاف سیاسی پروپگنڈا کے علاوہ فوجی طالع آزمائوں کی بھی لپٹ پٹ ہی کی۔ اس لئے کہ سلطان ترکی کسی قیمت پر یہود کو فلسطین میں زمین دینے کے لئے رتیار نہ تھا، مرزا محمود نے اپنے ایک خطبہ میں تسلیم کیا کہ کرولیڈ سعد پاشا جس نے مصطفیٰ کمال کے زمانہ میں بغاوت کی قادیانی تھا۔ اور اس کا کورٹ مارشل ہوا اور اس کا بیان ترکی اخبارات میں شائع ہوا اور وہاں سے مصری اخبارات نے نقل کیا ۱۹

دورہ انگلستان کے دوران دمشق کے علاوہ فلسطین میں مرزا محمود نے خاص طور پر قیام کیا اور وہاں کے قائم مقام ہائی کمشنر سر گلبرٹ کلیٹن سے ملاقات کی ۲۰ یہود اور رب تعلقات پر گفتگو

۱۰ الفضل ۱۹ مارچ ۱۹۱۸ء

۲۰ فضل عمر کے زیریں کارنامے، از ظفر اسلام قادیانی، فیض اللہ ریس قادیان ۱۳۳۱ھ

۳۰ الفضل ربوہ، ۱۸ فروری ۱۹۵۸ء

۴۰ تاریخ احمدیت

ہوئی جو بڑی مفید رہی۔ اس سفر کے بعد قادیانیوں نے مصر میں اپنی سرگرمیوں میں اضافہ کر دیا۔ شام میں جلال الدین شمس قادیانی پر قائلانہ حملہ ہوا اور وہ فلسطین میں پناہ گزین ہوئے۔ لہٰذا یہی وہ علاقہ تھا جہاں بنیہ کر عرب ممالک کی سالمیت کے خلاف سازشیں کی جاسکتی تھیں۔

فلسطین میں عربوں پر طرح طرح کے مظالم تھے۔ یہودیوں نے ان کو گھروں سے نکالا اور ان کا قتل عام کیا۔ اس عرصے میں قادیانی پوری طرح سے یہودیوں کے ساتھ تھے ان کے مبلغ مسلمانوں کے خلاف انتشار اور افتراق پھیلانے میں سرگرم رہتے، سامراجی طاقتوں کے لئے جاسوسی کرتے اور ان کی وفادار جماعت کے طور پر کام کرتے۔ انھوں نے کبھی بھی عرب مظلوموں کی حمایت نہ کی اور نہ ہی ان سے انہماک رکھ دیا، غیر منقسم مبنہ میں عرب ہاجرین کے حق میں بہت تحریکیں چلائی گئیں قادیانیوں نے ان میں کوئی دلی چسپی نہ لی لہٰذا ان تحریکوں کے مجرّموں کو مطعون کیا۔

قادیانیوں نے بڑی فن کاری سے یہودی حمایت کی اور ان کے فلسطین پر قبضہ کے جواز پیش کئے۔ رسالہ ریویو آف ریلیجنز لکھتا ہے :-

”اس پر یہودی کی بربادی (صرف اتنا زیادہ کرنا چاہتے ہیں کہ جب یہ فلسطین کے متعلق وعدہ خداوندی اس ایک شرط سے مشروط تھا جب تک خدا کے فرمانروا رہیں گے یہ زمین اسمعیلیوں کی وراثت میں رہے گی تو محمد کی اصل وجہ پر نظر کر کے اس کا تذکرہ کرنا چاہیے جو نتیجہ پہلے مسیح کے انکار کا تھا وہی نتیجہ مسیح کی آمد ثانی پر اس کے انکار سے ہونا لازمی ہے نیز سورہ بنی اسرائیل کی آیت قرآنی وقلنا من بعدہ بنی اسرائیل میں جو بنیہ گوتی ہے اس کو بھی پورا ہونا ہے پس یہودی کے داخلہ و غلبہ پر رنج ہونا قلعہ لازمی امر ہے اور اس کے لئے جدوجہد بھی ضروری ہے مگر محض برطانیہ پر الزام لگانا ٹھیک نہیں ہوگا کیونکہ یہ امر ازل

لہ۔ تاریخ احمدیت

سے مقرر ہے۔ یہودیروشلیم کے علاقہ میں قریب زمانہ قیامت جمع کر دیئے جائیں گے۔  
 صیہونی یہودیوں کے ساتھ قادیانیوں کے انہیں تعلقات کی بنا پر جن کے استوار  
 کرنے کے لئے وقت و وقت کو کشمکش کی جاتی رہیں ان کو اسرائیل میں پھیلنے پھولنے  
 کے مواقع تیار کئے گئے ہیں، اسرائیل میں قادیانیوں کی مسجد، پریس، تعلیمی ادارے ہیں  
 اور ایک رسالہ البشری نکالا جاتا ہے۔ اسرائیل کا قادیانی مشن صیہونی تخریب کاروں سے  
 تربیت حاصل کر کے عرب ممالک کی سالمیت کے خلاف سرگرم عمل ہے۔ یہ وہی مشن ہے  
 جس کا بیڑا مرزا قادیانی نے اٹھایا تھا، انہوں نے کھل کر عرب ممالک کے خلاف سازشوں  
 کے جال پھیلانے اب وہی مقاصد و پروردہ حاصل کئے جا رہے ہیں۔ یہودیوں کے مستقبل  
 کے عہد ائمہ اور قادیانی سازشوں پر نظر ڈالی جائے تو ایک افسوسناک تصویر برہا ہے  
 سامنے آتی ہے۔

پاکستان کی سالمیت پر ضرب کاری لگانے کے لئے یہودیوں نے عالمی سطح پر جو پروجیکٹ  
 کیا اور تخریب پسند عناصر کی عمائد کی۔ قادیانی اس سازش میں پوری طرح ملوث تھے۔  
 مولوی فرید احمد نے اپنی کتاب، سورج بادلوں کی اوٹ میں، میں بار بار قادیانی، صیہونی  
 گٹھ جوڑ کا ذکر کیا ہے اور صیہونیت کے دینی اور سیاسی کردار کی روشنی میں قادیانیوں  
 کی کاروائیوں کو بے نقاب کیا ہے۔ آپ نے یہ بھی لکھا ہے کہ ایم۔ ایم احمد صیہونیتوں کے  
 اشارے پر گول میز کانفرنس کے دوران سیاسی مداخلت کے تار مار، مشرقی حصے کی علیحدگی  
 کے بعد قادیانی بھڑپور کو کشمکش کر رہے ہیں کہ بچے کچھے پاکستان میں مرزا سیل قائم  
 کریں؟

۱۰ ریویو آف ریلیجنز جلد ۵ ص ۱۱۱ بابت سال ۱۹۳۶ ص ۳۵

ISRAEL BY ALEX WEINGROD ۱۰